آپ سب کے درمیان بے بس اور بیکس ہوں۔ اکیلا چنا کیا خاک بھاڑ پھوڑیگا۔ میرا اکیلا ہونا ہی اِس بات کا ثبوت ہے کہ آپ کو میری طرف سے کوئی خطرہ نہیں "

مارسلتس کی اِس بات سے ہینوریئس کے چہرے پر دوبارہ اطمینان کی جھلک نظر آنے لگی۔ وہ بولا ―

"آپ بجا کہتے ہیں۔ ہماری مدد کے بغیر آپ کبھی واپس جانے میں کامیاب نہیں ہو سکتے "

مارسلتس نے کہا" اب آپ اطمینان سے میری بات سُنیں۔ میں یہاں اپنی موجودگی کی وجہ واضح طور پر بیان کرنا چاہتا ہوں۔ مَیں رومی سپاہی ہوں۔ میں ہسپانیہ میں پیدا ہؤا۔ میری پرورش نیکی اور اخلاق کے اصولوں پر کی گئی۔ مجھے یہ تربیت دی گئی کہ میں دیوتاؤں سے خوف کھاؤں اور اپنے فرائض کو حتی المقدور بخیر و خوبی انجام دوں۔

" مجھے بہت سے ممالک میں جانے کا موقع مِلا جہاں میں نے اپنا بیشتر وقت اپنے پیشے کے متعلق یعنی فوجی سرگرمیوں میں گذارا۔ تاہم اِن باتوں کے باوجود میں نے مذہب کو کبھی فراموش نہ کیا۔ جب بھی مجھے موقع مِلتا میں اپنے کمرے میں یونان اور روم کے فلاسفروں کی تصنیفات کا مطالعہ کرتا رہتا تھا اور اُس کا نتیجہ یہ نکلا کہ میں اپنے دیوی دیوتاؤں سے نفرت کرنے لگا کیونکہ میں نے اُنہیں اِنسان سے افضل ہونے کی بجائے خود اپنے آپ سے بھی بدتر پایا۔

افلاطون اور سیسرو کی تصنیفات سے مجھ پر یہ انکشاف ہؤا کہ ایک علےٰ اور برتر ہستی ہے جس کی اطاعت اور فرمانبرداری مجھ پر فرض ہے لیکن

سوال یہ ہے کہ میں اُس کی مرضی کو کیسے جان سکتا ہوں تاکہ اُس کی فرمانبرداری کر سکوں؟

علاوہ ازیں مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ موت کے بعد میں رُوح میں تبدیل ہو جاؤنگا جو غیر فانی ہے۔ اور میں اکثر سوچتا ہوں کہ کیا میری روح آئندہ زندگی میں راحت میں ہو گی یا عذاب میں۔ مجھے کس طرح آنے والے جہان میں خوشحالی حاصل ہو سکتی ہے؟ ہمارے فلسفی اس غیر فانی زندگی کی بڑی رنگین زبان میں تصویر کشی کرتے ہیں مگر مجھ جیسے عام آدمی کی اُسے حاصل کرنے کی راہنمائی نہیں کرتے۔ لہٰذا بزرگوارم! میری ساری دَوڑ دھوپ اور اس وقت یہاں پر موجودگی کا مدعا یہی اور صرف یہی ہے کہ میں آئندہ زندگی میں اپنی رُوح کے لئے آرام وسکون حاصل کرنے کا طریقہ جان لوں۔

"میرا خیال ہے کہ ہمارا قدیم مذہب اپنی موت مر چکا ہے۔ لوگوں کے دلوں سے اُس کی قدر و منزلت اُٹھتی جا رہی ہے۔ ہمارے پروہت اُن قدیم رسموں کے چکروں میں اُلجھے ہوئے ہیں جن کو وُہ بھی پوری طرح نہیں جانتے۔ وہ اِس ضمن میں میری راہنمائی نہیں کر سکتے۔

دُنیا کے بہت سے خطوں میں مَیں نے مسیحیوں کا ذکر سُنا تھا، لیکن چونکہ میں اپنی فوجی مصروفیتوں میں اِس قدر منہمک تھا کہ مجھے اُن سے ملاقات کرنے کا موقع نہ مِل سکا، اور حقیقت تو یہ ہے کہ اِس سے پہلے میں اُن سے ملنے کا اِس قدر مشتاق بھی نہ تھا۔ یہ خواہش تو حال ہی میں اپنے عروج کو پہنچی ہے۔ ممکن ہے کہ اِس کی وجہ یہ ہو کہ میں نے اُن کے متعلق افواہیں ہی سُنی تھیں، کہ وہ بد اخلاق لوگ ہیں جو پس پردہ ہر طرح کی بدعنوانیوں کے مرتکب ہوتے ہیں، نیز یہ کہ اُن کے طرزِ زندگی کے عام اصول غدّارانہ ہوتے ہیں۔ مجھے

افسوس ہے کہ میں اب تک سمجھتا رہا کہ یہ رپورٹیں حقیقت پر مبنی ہیں۔

"لیکن چند دن ہوئے میں تماشا گاہ میں تھا جہاں میں نے پہلی مرتبہ مسیحیوں کے متعلق ذاتی طور پر چند معلومات حاصل کیں۔ وہاں میں نے تماشا گر میبقر کو دیکھا۔ یہ ایسا شخص تھا جو اپنے فن میں کمال رکھتا تھا۔ خوف و ہراس اُس کے پاس پھٹکنے بھی نہ پایا تھا۔ اُس نے خونخوار جنگلی درندوں کا مقابلہ کیا اور جلد ہی اُنہیں موت کے گھاٹ اتار دیا۔ لیکن جب اُسے ایک انسان کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا تو اس نے صاف انکار کر دیا حالانکہ وہ جانتا تھا کہ اس انکار سے وہ اپنے لئے موت مول لے رہا ہے۔ اُس نے بتایا کہ اُس کا اعتقاد ہے کہ انسان کو قتل کرنا گناہ ہے اور اُس نے ارتکاب گناہ کی نسبت موت کو اپنے لئے چُن لیا۔

"اُس دن ایک اور بوڑھے شخص کو بھی میں نے دیکھا جس نے نہایت اطمینان سے موت کا خیر مقدم کیا۔ علاوہ ازیں میں نے کمسن لڑکیوں کے ایک گروہ کو دیکھا کہ جب وحشی درندے اُن کی تکا بوٹی کرنے اُن کی طرف لپکے تو اُن کے لبوں پر فتح کا نغمہ تھا۔ مجھے اِس وقت بھی اُس گیت کے الفاظ یاد ہیں

"جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور جس نے اپنے خون کے وسیلہ سے ہم کو گناہوں سے خلاصی بخشی "

شہیدوں کے حوصلے کے اِس بیان نے سننے والوں پر عجیب اثر کیا۔ اُن کی آنکھیں جوش اور اشتیاق سے چمک اُٹھیں۔ میبقر کے ذکر پر انہوں نے پُر معنی نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھا اور بوڑھے آدمی کی موت کا حال سُنتے ہوئے ہنوریئس نے اپنا سر احتراماً جھکا دیا، اور جب اُس نے لڑکیوں کے گیت گانے کا ذکر کیا تو اُن سب نے ایک دوسرے سے منہ پھیر لئے تاکہ اُن کے خاموشی سے بہنے والے آنسو دوسروں کو نظر نہ آئیں۔

مارسلس کہہ رہا تھا: "اُس دِن زندگی میں پہلی مرتبہ میں نے موت کو مات کھاتے دیکھا۔ میرا خیال ہے کہ سپاہی ہوتے ہوئے میں خود بھی بلاخوف مر سکتا ہوں کیونکہ یہ سپاہی کی تربیت کا ایک حصّہ ہے۔ مگر یہ لوگ سپاہی نہیں تھے، اور اِس کے باوجود اِن میں سے کمسن بچے بھی وہی جذبات وہی احساسات رکھتے تھے جو میقرا اور اُس عمر رسیدہ شخص کے چہرے سے عیاں تھے۔ وہ لوگ یقینی موت کو وحشتناک درندوں کی صورت میں اپنی طرف بڑھتے دیکھ رہے تھے لیکن وہ اُس سے مرعوب اور مغلوب ہونے کی بجائے دلیری سے اُس کی آنکھوں میں جھانک رہے تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ میں اِس منظر کو بُھلا نہیں سکا اور نہ تب سے میں کسی اور امر کے متعلق سوچ سکا ہوں۔ چند سوال بار بار میرے ذہن میں اُبھر آتے ہیں۔ اس گیت کے حوالے سے آپ سے پوچھتا ہوں کہ وہ کون ہے جس نے آپ سب سے محبت کی ہے؟ اور وہ کون ہے جس نے آپ کو گناہوں سے خلاصی دی ہے؟ وہ کون ہے جو آپ کو اِس کمال درجے کی ہمّت، طاقت اور ثابت قدمی عطا کرتا ہے؟ وہ کونسی شے یا شخصیت ہے جو اِس تاریک گورستان میں آپ کی تقویت کا منبع ہے؟ وہ کون ہے جس سے تھوڑی دیر پہلے آپ اس قدر احترام کے ساتھ دعا مناجات کر رہے تھے؟

"مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں آپ لوگوں کو بالکل نیست و نابود کر دوں۔ لیکن میں آپ کے متعلق حقائق کو جانے بغیر ایسا کرنا نہیں چاہتا، لہٰذا میں سب سے بڑے دیوتا کے نام کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میری موجودہ مہم سے آپ کو قطعی کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ براہ کرم آپ مجھے اپنی قوّت کا راز بتا دیجیے۔"

ہنوریئس نے کہا" آپ کے الفاظ پُرخلوص ہیں۔ اب میں جان گیا کہ آپ دشمن یا جاسُوس نہیں بلکہ حق کی جستجو میں سرگرداں ہیں۔ میرا ایمان ہے کہ آپ کو خدا کے پاک رُوح نے وہ معلومات حاصل کرنے کو یہاں بھیجا ہے جن کی تحصیل کے آپ مدّت سے آرزومند رہے ہیں۔ خوشی منائیے کیونکہ جو کوئی مسیح کے پاس آئے اُسے ردّ نہ کیا جائے گا۔

"آپ یہاں اُن مرد اور عورتوں کو دیکھ رہے ہیں جو عزّت و دولت، آرام و آسائش، گھربار اور دوست و احباب کو خیرباد کہہ چکے ہیں تاکہ یہاں اپنے ہم ایمان ساتھیوں کی رفاقت میں تنگی اور ترشی میں گذر بسر کریں اور مسلسل خطرے سے دوچار رہیں۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ ان لوگوں کو ان مصائب اور مشکلات کی بالکل پرواہ نہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ وہ مسیح کی خاطر اپنی جان کو بھی خاطر میں نہیں لاتے۔ وہ اپنا سب کچھ اُس پر نثار کرنے کو تیار ہیں جس نے اُن سے محبّت کی ہے۔

مارسلس آپ بجا کہتے ہیں کہ کوئی عظیم قوت ہی ہمیں یہ سب کچھ کرنے کی توفیق عطا کر سکتی ہے اور اس قوت کا راز کسی تعصّب، توہم یا پُرفریب امید کا وقتی جوش و جذبہ نہیں بلکہ یہ قوت حق کو جاننے اور زندہ خدا کے ساتھ محبّت سے پیدا ہوتی ہے۔

"جس شے کی تلاش میں آپ اتنے سالوں سے رہے ہیں وہ ہماری سب سے پیاری اور قیمتی دولت ہے یعنی خداوند مسیح۔ یہ ہمارے دلوں میں محفوظ ہے اور ہماری دانست میں دنیاوی دولت عزّت و مرتبت اور ساری شان و شوکت سے کہیں زیادہ قیمتی ہے اور یہی ہمیں تاریک جگہ میں روشنی اور غم میں خوشی بخشتی ہے۔ یہی ہمیں موت کے

وقت فتح اور غلبہ عطا کرتی ہے۔

"آپ نے چند لمحے پہلے یہ فرمایا تھا کہ آپ اُس ہستی کو جاننا چاہتے ہیں جو سب سے اعلےٰ و افضل ہے۔ اِس کے متعلق میں یہ عرض کردوں کہ ہمارا ایمان اُسی برتر ذات یعنی خداوند یسوع پر ہے۔ اُس کی قدرت اور عظمت لامحدود ہے۔ اُس کی محبت اور اُس کا رحم بھی اتنا ہی لامحدود ہے۔ یہ ایمان ہمیں اُس کے اس قدر قریب کر دیتا ہے کہ وہ جو ہمارا خالق اور نجات دہندہ ہے ہمارا بہترین دوست راہنما، ہماری اُمید، تسکین بلکہ ہمارے حال اور استقبال کی پناہ گاہ بن جاتا ہے۔

"آپ غیر فانی زندگی کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارے پاک صحیفوں میں اُس کا بیان ہے۔ اُن میں ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ خداوند یسوع مسیح پر ایمان رکھنے اور خدا سے محبت رکھ کے ہم آئندہ آسمانی زندگی میں اُس کے حضور ابدی مبارک حالی میں رہینگے۔ یہ پاک نوشتے ہماری ہدایت کرتے ہیں کہ ہم اس زمین پر کس طرح زندگی گذاریں کہ اُس کی خوشنودی حاصل کریں اور ان ہی سے ہم یہ جانتے ہیں کہ موت دشمن ہونے کے باوجود ایماندار کے لئے بے ضرر اور برکت کا باعث ہے کیونکہ یہاں رہنے کی نسبت دوسرے جہان میں مسیح کے ساتھ رہنا کہیں زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ وہاں ہم اُس کی پاک حضوری میں رہیں گے جس نے ہم سے اتنی محبت کی کہ اُس نے اپنے آپ کو ہماری خاطر قربان کر دیا۔"

مارسلس چلّا کر بولا "اگر ایسا ہے تو پھر مجھ پر اِس سچائی کو ظاہر کیجئے۔

بیں سالوں سے اِسی سچائی کی تلاش میں ہوں۔ اور اِسی کی خاطر میں نے
اُس افضل و اعلےٰ دیوتا کے سامنے دعا و مناجات کی تھی۔ میرا خیال ہے
کہ جو بڑا بھید میں جاننا چاہتا ہوں آپ اُس سے آشنا ہیں۔ میری زندگی
کا مقصد اور نصب العین یہی ہے۔ مہربانی سے مجھے نہ ٹالیں۔ پوری رات
ہمارے سامنے ہے۔ مجھے سب کچھ ابھی بتا دیجئے۔ افسوس کا مقام ہے
کہ گو خدائے برحق نے اِنسان پر یہ سب کچھ آشکارا کیا ہے تو بھی میں
تا حال اُس سے قطعی ناآشنا ہوں۔"

بھائیوں کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو چمک رہے تھے۔ سنورئیس
نے زیرِلب اِس متلاشی کے لئے شکرگذاری کی دعا کی، نیز یہ کہ خدا اُس
پر سچائی کو ظاہر کر دے۔ اُس کے بعد اُس نے نہایت ادب و احترام سے
پاک صحیفے کو ہاتھوں میں لیا۔ وہ کہہ رہا تھا "عزیز نوجوان! یہ وہ زندگی بخش
کلام ہے جو خدا کی طرف سے نازل ہوا اور جو انسان کو بے بیان خوشی
اور اطمینان عطا کرتا ہے، اور وہ سب کچھ مہیّا کرتا ہے جس کی انسانی
روح بھوکی ہے۔ ان ہی الٰہی الفاظ میں وہ سارے خزانے مخفی ہیں جو
کسی اور جگہ دستیاب نہیں ہو سکتے۔ اور خواہ کوئی پوری عمر اس پر غور
کرتا رہے۔ اس کے اندر چھپے ہوئے حقائق کے معانی کو کُلّی طور پہ
نہیں پہچان سکتا۔"

تب سنورئیس نے کتاب کھول کر مارسلس کو خداوند یسوعؑ مسیح
کے متعلق بتانا شروع کیا۔ اُس نے اپنے بیان کو باغِ عدن میں اُس
وعدے سے شروع کیا جو خدا نے اِنسان کے ساتھ کیا تھا کہ وہ اُس کی
نسل کو بچانے کے لئے ایک ایسا شخص بھیجے گا جو شیطان کے سر

کچلے گا۔

پھر اُس نے نبیوں کے طویل سلسلے کا ذکر کیا جو مسیح موعود سے پہلے بھیجے گئے تھے۔ اُس نے اُس برگزیدہ قوم کا بھی حال بتایا جس کے وسیلہ سے خدا نے حق کے علم کو برقرار اور اپنے عجیب کاموں کی یاد کو تازہ رکھا۔ پھر اُس نے اُس پیشگوئی کو پڑھا کہ ابنِ خدا کنواری سے پیدا ہو گا۔ بعد میں اُس نے اُس کی پیدائش، اُس کے بچپن، اُس کی علانیہ خدمت کے آغاز، اُس کے معجزات اور تعلیمات کا حال سُنایا۔ اِن سب اُمور کا بیان اس نے پاک نوشتے سے پڑھ کر سُنایا کہیں کہیں وہ مختصر الفاظ میں بعض نکات کی وضاحت بھی کرتا جاتا تھا۔ اسکے بعد اُس نے اِس اَمر کا بیان کیا کہ خداوند یسوع کو بعض لوگوں نے کسطرح شک کی نگاہوں سے دیکھا اور کسطرح وہ اُسکو ایذا پہنچانے میں بدل وجاں کوشاں رہے جسکا نتیجہ یہ ہُوا کہ جلد ہی اُسے پکڑوا دیا گیا اور اُس پر صلیبی موت کی سزا کا حکم ہُوا تب ہنوریئس نے اُسے کلامِ پاک میں سے کلوری پر صلیبی موت کا سارا واقعہ پڑھ کر سُنایا۔

مارسلس پر اس کا جو اثر ہُوا اُسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ اُسے یُوں محسوس ہو رہا تھا گویا اُس کے دماغ میں مختلف مسائل کی اُلجھنیں یکے بعد دیگرے سلجھتی جا رہی ہوں۔ خدا کی پاکیزگی اور قدوسیت، اُس کا عدل وانصاف جو سزا کا مطالبہ کرتا ہے، اُس کا صبر جس نے سب کچھ برداشت کیا، اُس کا رحم جس نے اپنی مخلوق کو اُس غضب اور ہلاکت سے بچانے کی ترکیب نکالی۔ ہاں اب وہ سمجھ گیا تھا کہ چونکہ خدا سراسر پاک اور قدوس ہے اس لئے انسان کا گناہ اُس کی نظر میں گھنونا اور مکروہ ہے۔ اور چونکہ وہ عادل ہے اِس لئے اُس کا اِنصاف گناہ کی سزا کا مطالبہ کرتا ہے۔

اب ہنوریئس کلوری کے واقعے میں اس ذاتِ الٰہی کے صبر کا ذکر

کہہ رہا تھا۔ جس نے تمام تر اذیت اور جانکنی کو بے چون و چرا برداشت کیا۔ اِس کے بعد اُس نے اُن زخموں کا بھی ذکر کیا جن کے باعث اُس نے بنی نوعِ انسان کو اُس ہلاکت سے بچا لیا جو انہوں نے خود اپنے لئے کھڑی کر لی تھی۔

اب مارسلسؔ خدا کی حیرت انگیز محبت کو قدرے جان گیا تھا جس کی وجہ سے اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ وہ فدیہ دے کر جہان کو بچا لے۔ اب ہنوریئسؔ کلوری کی غمناک داستان کے آخر میں صلیبی کلمات میں سے ذیل کے الفاظ پڑھ رہا تھا

" اے میرے خدا! اَے میرے خُدا! تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟" اور بعد میں مسیح کی فاتحانہ پُکار یعنی "تمام ہُوا!" یہ الفاظ سُن کر مارسلسؔ کے آنسو بہنے لگے۔

ہنوریئسؔ سے بھی رہا نہ گیا۔ اُس نے اپنی پُرنم آنکھوں سے دیکھا کہ قوی ہیکل نوجوان جھکا ہُوا سسکیاں لے رہا ہے۔ اُس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو رواں ہیں اور اُس کا جسم فرطِ جذبات سے کپکپا رہا ہے۔

مارسلسؔ نے روتے روتے کہا "بزرگوار رک جایئے۔ میں اُس عظیم ہستی پر غور کر لوں۔ جس نے ہم سے محبت کی اور ہماری خاطر اپنی جان قربان کر دی۔" یہ کہہ کر اُس نے اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں سے چھپا لیا۔ ہنوریئسؔ نے اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اُٹھائیں اور اُس کے حق میں دُعا کی۔ دونوں اَب اکیلے تھے۔ طاق میں دھرے ہوئے لیمپ کی مدھم روشنی میں وہ اِسی طرح خاصی دیر تک بیٹھے رہے۔

بالآخر مارسلسؔ نے سر اُٹھایا اور بولا

"مجھے یہ احساس ہو رہا ہے کہ اس پاک اور بے عیب ہستی کو اذیت پہنچانے میں میرا بھی ہاتھ تھا۔ براہِ کرم اُس زندگی بخش کلام میں سے مزید پڑھ کر سنائیے کیونکہ مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ اِس کلام پر میری زندگی کا انحصار ہے۔"

ہنوریئس نے دوبارہ یسوع مسیح کے مصلوب اور دفن ہونے کا بیان پڑھا۔ لیکن اِس مرتبہ اس کے ساتھ ہی تیسرے دن مسیح کے جی اُٹھنے اور اُس کے حضور یعنی آسمان پر جانے کا ذکر کیا۔ پھر عیدِ پنتکست کے روز رُوح القُدس کے نزول کا واقعہ بھی سُنایا۔ جس سے ایمانداروں کی جماعت ایک جان اور ایک بدن بن جاتی ہے۔ نیز اُس نے یہ بھی بیان کیا کہ کس طرح ایمانداروں کے باطن میں پاک رُوح کی حضوری اُن کے تن بدن کو خدا کے مسکن میں تبدیل کر دیتی ہے۔ اور اِسی پاک روح کے سبب سے وہ تائب گناہگاروں کے سامنے مسیح کو پیش کر سکتے ہیں اور اپنے مسیحی کردار سے مسیح کے نام کو اُونچا کر سکتے ہیں۔

ہنوریئس نے یہیں پر ختم نہ کیا بلکہ اُس نے مارسلس کی تشفّی و تسکین کے لئے مسیح کے وہ الفاظ پڑھے جس میں اس نے گناہگار کو اپنے پاس بُلایا ہے۔ ہنوریئس نے اُسے یہ یقین دلایا کہ جونہی وہ مسیح کو قبول کریگا وہ اُسی دم ابدی زندگی کا وارث بن جائے گا۔

مزید برآں اُس نے اُسے نئی پیدائش کے تجربے سے روشناس کرایا اور اُن وعدوں کو پڑھ کر سُنایا جن میں ذکر ہے کہ مسیح اپنی آمدِ ثانی پر اپنے خون خریدے ایمانداروں کو لینے کے لئے آئے گا۔

یہ سُن کر مارسلس یکایک پکار اُٹھا "یہ خُدا کا کلام ہے۔ یہ آسمانی

بلاہٹ ہے۔ میرا دل ہر اُس لفظ پر دھڑک اُٹھا تھا جو آپ کی وساطت سے میرے کانوں تک پہنچا ہے۔ اب میری آنکھوں کے دھندلکے دُور ہو گئے ہیں اور میرے دماغ سے سارے شک و شبہے جاتے رہے ہیں۔ بالآخر میں نے اپنے آپ کو پہچان لیا ہے۔ مَیں پہلے اپنے آپ کو نیک اور راست شخص تصور کرتا تھا مگر اب نہیں، کیونکہ اُس مُقدس ہستی کے سامنے جس کا ذکر آپ نے کیا ہے میں اور میری نیکیاں سب کوڑا کرکٹ کے برابر ہیں۔ میں یہ بھی جان گیا ہوں کہ جس سچائی کا آپ نے ذکر کیا ہے وہی ابد تک قائم رہنے والی سچائی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ مَیں جو اس قدر گیا گذرا ناپاک اور گنہگار ہوں کس طرح اِس نجات کو حاصل کر سکتا ہوں؟ کیا میرے لئے کوئی اُمید ہے؟ کیا میں بھی بچ سکتا ہوں؟

ہنوریٔس نے کہا "بے شک مسیح یسوع دنیا میں گنہگاروں اور کھوئے ہوؤں کو بچانے ہی کے لئے آیا تھا۔"

"مجھے بتائیے کہ میں اُس کو کِس طرح قبول کر سکتا ہوں؟"

"اگر تو اپنی زبان سے یسوع کے خداوند ہونے کا اقرار کرے اور اپنے دل سے ایمان لائے کہ خدا نے اُسے مُردوں میں سے جِلایا تو نجات پائے گا۔ کیونکہ راستبازی کے لئے ایمان لانا دل سے ہوتا ہے اور نجات کے لئے اقرار منہ سے کیا جاتا ہے۔"

"لیکن کیا مجھے اِن ہاتھوں سے کچھ کرنے کی ضرورت نہیں؟"

"تم کو ایمان کے وسیلے سے فضل ہی سے نجات ملی ہے۔ اور یہ تمہاری طرف سے نہیں، خدا کی بخشش ہے اور نہ اعمال کے سبب سے ہے تاکہ کوئی فخر نہ کرے.... گناہ کی مزدوری موت ہے۔ مگر خدا کی بخشش ہمارے

خداوند مسیح یسوع میں ہمیشہ کی زندگی ہے۔"

"لیکن کیا میں کوئی قربانی وغیرہ نہیں دے سکتا؟"

"میرے عزیز! اُس نے خود ہمارے گناہوں کے لئے ہمیشہ کے واسطے ایک ہی مرتبہ قربانی دے دی ہے اور اب وہ خدا کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے۔ وہ ان سب کو جو خدا کے پاس اُس کے نام سے آتے ہیں بچانے پر قادر ہے کیونکہ وہ اُن کی شفاعت کرنے کے لئے ہمیشہ زندہ ہے۔"

"آہ اگر میں اُس کے سامنے جانے کی جسارت کر سکتا ہوں تو آپ میری رہبری کریں۔ مجھے وہ لفظ سکھائیں جو اس موقع کے لئے معقول اور مناسب ہیں۔"

چنانچہ اُس کمرے کی مدھم روشنی اور سنجیدہ خاموشی میں سینوریس اور مارسلس گھٹنوں کے بل ہو گئے۔ اُس بزرگ مسیحی کی آواز خدا کے حضور دعا میں بلند ہوئی۔ دعا کا ہر لفظ مارسلس کو اپنے دل کی آواز اور رُوح کی طلب محسوس ہوا۔ اُس پُر اعتقاد اور پُر خلوص دعا کی قدرت سے اُسے اپنی رُوح آسمان کی طرف اُٹھتی ہوئی محسوس ہوئی۔ پھر وہ خود دعا کرنے کے لئے بیتاب ہوا۔ مگر اپنی گنہگاری کے شدید احساس کی وجہ سے اُس نے اپنے ساتھی پر اعتماد کیا کہ وہی اُس کی فریاد کو خدائے بزرگ کے حضور میں پیش کرے۔ لیکن آخر کار اُس کے دل کی آرزو غالب آئی۔ ہچکچاتے اور کانپتے ایمان نے تقویت پائی اور جب سینوریس نے دعا ختم کر کے "آمین" کہا تو اُس کے لب ہلے اور اُس کے دِل کی پکار نے الفاظ کا روپ دھارا۔ وہ کہہ رہا تھا۔

"اے خدا میں اعتقاد رکھتا ہوں، تُو میری بے اعتقادی کا علاج کر۔"

اب خدا اور انسان کے درمیان واحد درمیانی مسیح خداوند اُس کا ذاتی نجات دہندہ بن چکا تھا۔

اُس کے بعد سپوریس نے کلام پاک میں سے مسیح خداوند کا یہ فرمان پڑھا:

"میں ... سچ کہتا ہوں کہ جو میرا کلام سُنتا اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہے اور اُس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا بلکہ وہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے۔"

"اور میں اُنہیں (یعنی اپنی بھیڑوں کو) ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہوں اور وہ ابد تک کبھی ہلاک نہ ہوں گی اور کوئی اُنہیں میرے ہاتھ سے چھین نہ لے گا۔"

مارسلس نے یہ باتیں بڑے شوق سے سنیں، اُن پر یقین کیا اور اُس کا دل بے بیان خوشی سے اُچھلنے لگا۔

اُن دونوں کو وقت کا کوئی احساس نہ رہا تھا۔ کئی گھنٹے گذر گئے تھے اور وہ ابھی تک عبادت گاہ میں روحانی امور پر گفت و شنید میں مصروف تھے۔ جب سورج کی پہلی کرنیں دوبارہ زمین پر نور بکھیرنے لگیں تو زیرِ زمین اُس تنگ و تار کمرے میں مارسلس کی روح پر ایک جلالی دن طلوع ہو چکا تھا۔ اُس کے گناہوں کا بوجھ دُور ہو چکا تھا۔ اُس کی ساری بے چینی جاتی رہی تھی کیونکہ خداوند یسوع مسیح کے اطمینان نے اُس کے دل کو معمور کر دیا تھا۔

اَب وہ مسیحیوں کے راز کو پا چکا تھا۔ اور وہ بھی یسوع کا رضا کار غلام بن چکا تھا۔ مسیحیوں کے ساتھ اُس کی یگانگت تھی اور اب وہ اُن کے ساتھ ہم آواز ہو کر گا سکتا تھا:

"جو ہم سے محبت رکھتا ہے
اور جس نے اپنے خون کے وسیلہ سے ہم کو گناہوں سے مخلصی بخشی۔
اُس کا جلال اور سلطنت ابدلآباد رہے۔ آمین۔"

چھٹا باب

گواہوں کا بادل

جب مارسلس اور ہنوریئس تھوڑی دیر آرام کر چکے تو ہنوریئس نے اُس کے پاس آکر اُسے تہہ خانوں کا وہ علاقہ دکھانے کی پیشکش کی جہاں وہ سب رہتے تھے۔ مارسلس بڑے اشتیاق سے اُٹھ کر اُس کے ساتھ ہو لیا۔

سب سے پہلی بات جس سے وہ متاثر ہوا وہ اُن لوگوں کی تعداد تھی جن سے اُن کی اس قلیل وقت میں ملاقات ہوئی۔ وہ جانتا تھا کہ مسیحیوں کی تعداد خاصی ہے تاہم اُسے یہ علم نہ تھا کہ اُن میں سے اتنی کثیر تعداد میں اس قدر ہمّت و حوصلہ ہوگا کہ اِس جگہ میں قیام کی مصیبتوں کو گلے لگا لیں۔ اُس دن اُسے معلوم ہوا کہ اُن کی تعداد ہزاروں تک پہنچی تھی اور وہ لوگ جنہیں اُس نے عبادت گاہ میں دیکھا تھا ان تہہ خانوں کے پناہ گزینوں کا تھوڑا ہی حصّہ تھا۔

اُن کے گرد و پیش قبریں ہی قبریں تھیں۔ وہ اپنے گرد مدفون لوگوں میں بھی اُتنی ہی دلچسپی لے رہا تھا جتنی زندوں میں۔ قبروں کے پاس سے گزرتے ہوئے وہ اُن کے کتبوں پر کندہ الفاظ کو بغور پڑھنے لگا۔ اُن سب میں اُسے قوی ایمان اور بلند اُمید کی جھلک نظر آئی۔ چونکہ ہنوریئس

کو خود بھی اِن مقدّس یادگاروں سے دلی عقیدت تھی اس لئے وہ اُس کے لئے ہم خیال ساتھی ثابت ہُوا - مارسلّس کی گہری دلچسپی کو مدِنظر رکھتے ہوئے اس نے ایک قبر کی طرف اشارہ کیا " یہاں بھی حق کی گواہی دینے والا دلاور آرام فرما ہے "

مارسلّس نے اُس قبر پر ذیل کے الفاظ پڑھے :

پرمینتیئس

محوِ آرامِ ابدی

لاتعداد اذیّتیں سہنے والا دلاور شہید - عمر تقریباً ۳۸ سال

اُسکی بیوی نے یہ قبر اپنے پیارے خاوند کیلئے تعمیر کرائی -

ہنوریئس نے کہا " یہ کتبے ہماری راہنمائی کرتے ہیں کہ مسیحیوں کو کس طرح جان دینی چاہیئے - اِدھر بھی یہ ایک ایسے جوان کی قبر ہے جس نے پرمینتیئس کی طرح بے شمار دُکھ اُٹھائے - اس پہ الفاظ تھے :

پولُس

جسے شدید جسمانی اذیّتیں پہنچا کر مار اگیا تاکہ وہ آئندہ جہان میں ابدی اطمینان کی مبارک حالی میں رہے -

ہنوریئس کہہ رہا تھا " وہ ایک بڑی بلند کردار خاتون کی قبر ہے جس کی شہادت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسیح اپنی کمزور بندیوں کو بھی بوقت

ضرورت، موقع کے مطابق ہمت، طاقت اور ثابت قدمی عطا کرتا ہے۔
قبر پر ذیل کے الفاظ کندہ تھے:۔

کلیمینٹیا

جس نے دکھ اٹھائے۔ وفات پائی۔ اطمینان سے
سوتی ہے۔ پھر زندہ ہوگی۔

سینوریئس مارسلنس کی تشفی کے لئے کہہ رہا تھا
"موت کے وقت ایماندار کی روح انسانی جسم سے نکل کر ہمارے خداوند یسوع کے حضور حاضر ہو جاتی ہے۔ خداوند کی آمد ثانی جو کسی لمحے بھی ہو سکتی ہے ہماری مبارک اور پُرجلال امید ہے۔ تب خداوند خود آسمان سے للکار اور مقرب فرشتہ کی آواز اور خدا کے نرسنگے کے ساتھ اُتر آئے گا اور پہلے تو وہ جو مسیح میں موئے جی اُٹھیں گے۔ پھر ہم جو زندہ باقی ہونگے اس کے ساتھ بادلوں پر اُٹھائے جائیں گے۔ تاکہ ہوا میں خداوند کا استقبال کریں اور اس طرح ہمیشہ خداوند کے ساتھ رہیں گے — یہ دیکھو یہ کانسٹنس کی قبر ہے۔ جو دو مرتبہ آزمائش میں ثابت قدم رہا۔ کیونکہ جب اُس کے لئے زہر کا پیالہ موت کا ذریعہ نہ بن سکا تو تلوار سے اُس کا سر قلم کیا گیا۔ مارسلنس نے اس کی قبر پر ذیل کے الفاظ پڑھے:۔

کانسٹنس

جس کے لئے مہلک زہر کا پیالہ زندگی کے تاج کا

وسیلہ نہ بن سکا اور یہ شرف بالآخر لوہے کی تلوار کی دھار کو حاصل ہُوا۔

غرض وہ اسی طرح اُن قبروں کی تحریریں پڑھتے گئے جو ان کے گردو پیش پھیلی ہوئی تھیں۔ مارسلس کے لئے شہدا کے اسمائے گرامی مسیحی کلیسیا کی تاریخ تھی۔ کتبوں کے مختصر الفاظ اُن کے بلند کردار کو جلی حروف میں پیش کر رہے تھے۔ اُن کے پڑھنے سے اُس کے دل میں نئے جذبات سر اٹھانے لگے۔ بعض قبروں پر ناتجربہ کار ہاتھوں نے تصاویر بنانے کی بھی کوشش کی تھی اور یہ تصویریں مرحوموں سے محبت اور عقیدت کی عکاسی کرتی تھیں۔ بیشتر قبروں پر چھوٹے بڑے حروف املا کی غلطیاں اس امر کی نشاندہی کرتی تھیں کہ انجیلِ جلیل کا بیش بہا خزانہ بالخصوص غریب اور حلیم لوگوں کے پاس ہے "جسم کے لحاظ سے بہت سے حکیم بہت سے اختیار والے بہت سے اشراف نہیں بلائے گئے بلکہ خدا نے دنیا کے حقیروں اور بیوجودوں کو چن لیا۔"

بعض قبروں پر یہ نشان ☧ بھی کندہ تھا یہ یونانی زبان میں "مسیح" اور "خداوند" کے الفاظ کے حروف پر مشتمل ہے۔ بعض کے ساتھ کھجور کی ڈالیاں بھی بنائی گئی تھیں جو ابدی زندگی اور فتح کی علامت ہیں۔ نیز یہ کھجور کی اُن ڈالیوں کی طرف اشارہ کرتی ہیں جو اگلے جہان میں شہیدوں کے ہاتھوں میں ہوں گی جب وہ برّے کے تخت کے گرد کھڑے اُس کی حمد و ثنا گائینگے۔"

مارسلس نے ایک اور قبر کی طرف جس پر بحری جہاز کی تصویر بنی تھی اشارہ کرتے ہوئے پوچھا

"اِس نشان کا کیا مطلب ہے؟"

"یہ اس امر کو ظاہر کرتا ہے کہ نجات یافتہ رُوح اِس زمین سے رحلت کر کے گویا بحری جہاز میں طوفانوں کا مقابلہ کر کے اپنی منزلِ مقصود یعنی آسمانی بندرگاہ میں پہنچ چکی ہے۔"

"اور اس مچھلی کے نشان سے کیا مراد ہے جو کئی قبروں پر کندہ ہے؟"

"یہ نشان اِس لئے استعمال کیا جاتا ہے کہ یونانی زبان میں مچھلی کے لئے جو لفظ استعمال کیا جاتا ہے وہ اُن الفاظ کے شروع کے حرفوں سے بنا ہے جو مسیحیوں کی تابناک اُمید اور اُس کے عقیدے کی اہم کڑی ہیں۔ یونانی زبان میں مچھلی کا لفظ یوں "ιχθύς" لکھا جاتا ہے۔ اور اِن حروف میں پہلے حرف "ι" سے وہ لفظ شروع ہوتا ہے جس کا مطلب یسوع ہے۔ اور "χ" سے وہ لفظ جس کا اُردو میں ترجمہ مسیح ہے اور اسی طرح "θ" اور "υ" سے ابنِ خدا کے الفاظ اور "s" سے لفظ نجات دہندہ کا آغاز ہوتا ہے۔ اس طرح مچھلی کی تصویر "یسوع مسیح ابن خدا نجات دہندہ" کے الفاظ کو پیش کرتی ہے۔"

مارسلس بولا

"اس بحری جہاز اور اِس بڑے سمندری شیطان سے کیا مُراد ہے؟"

ہنوریئس نے اُسے کتاب مُقدّس میں مذکور یوناہ نبی کا دلچسپ واقعہ سُنایا کہ یوناہ کی مچھلی کے پیٹ سے رہائی مسیحی کو قبر اور پاتال سے رہائی کی اُمید کی یاد دلاتی ہے اور جی اُٹھنے کی اُمید ایسی پُرجلال ہے کہ اُس سے ہمیں بے بیان تسکین اور قلبی راحت حاصل ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسیحی اِس اُمید کی یاد دہانی کرنے اور کرانے کے لئے مختلف قسم کے نشانات استعمال کرتے ہیں۔ وہ دیکھو اُس قبر پر اِسی سچائی کے اظہار کے لئے کبوتر کو استعمال کیا گیا ہے جو حضرت نوحؔ کے پاس زیتون کی شاخ چونچ میں لایا تھا۔" پھر

اُس نے طوفانِ نوح کا سارا واقعہ تفصیل کے ساتھ مارسلس کو سنایا تاکہ وہ اِس علامت کو بخوبی ذہن نشین کر سکے۔

پھر اُس نے کہا

"لیکن ان تمام نشانات میں سے کوئی اس قدر واضح نہیں جتنا یہ نشان"

یہ کہتے ہوئے اُس نے ایک قبر پر اشارہ کیا جس پر لعزر کے قبر میں سے جی اُٹھنے کی تصویر بنی تھی۔ سنوریئس کہنے لگا

"یہ نشان بھی ہماری اُمید اور ایمان کی علامت ہے جس کے ذریعے مسیحی خواہ وہ زندگی میں کتنے ہی خطرات سے دوچار کیوں نہ ہو اپنے آسمانی گھر کی حوصلہ افزا اُمید کے دامن کو کبھی نہیں چھوڑتا۔ اور وہ دیکھو اُس قبر پر مُرغ کی شبیہہ کندہ کی گئی ہے۔ جو مسیحی کو بیدار اور ہشیار رہنے کی ترغیب دیتی ہے کیونکہ ہمارے خداوند نے خود فرمایا

'جاگتے اور دعا کرتے رہو'۔

اور ہاں یہ برّے کی تصویر خداوند مسیح کی معصومیت اور حلیم مزاجی کی علامت ہے۔ علاوہ ازیں یہ ہمیں خدا کے برّے یعنی خداوند کی یاد دلاتی ہے جس نے ہمارے گناہ اپنے اُوپر اُٹھا لیئے اور جس کی قربانی سے ہم معافی، راستبازی اور غیر فانی زندگی پاتے ہیں۔ اور اس قبر پر نہایت سادگی سے صرف الفا اور اومیگا کے یونانی حروف کندہ ہیں۔ یہ لفظ جیسا آپ جانتے ہیں یونانی حروف تہجی میں یہ پہلے اور آخری حرف ہیں اور اس لحاظ سے خداوند کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو اوّل اور آخر ہے کیونکہ اُس نے خود فرمایا

'میں الفا اور اُمیگا ہوں'۔

"اس قبر پہ بنا ہؤا تاج ہمیں اُس نہ مرجھانے والے تاج کی یاد دلاتا ہے جو وہ عادل منصف خود ہمیں آئندہ جہاں میں عطا کرے گا۔ ہنوریئس نے کہا "ہم اپنے اردگرد ان تقویت بخش علامات کو پسند کرتے ہیں تاکہ اُس آنے والی خوشی پہ نظر رکھ سکیں جو اپنی آئندہ زندگی میں ہمیں ہمیشہ کے لئے نصیب ہوگی۔ یہ نشانات ہماری مدد کرتے ہیں کہ ہم اپنے گردو پیش کی تاریکی کو بھول کر ایمان کے وسیلے سے اگلے جہاں کے اُس نور اور ابدی جلال کا نظارہ کریں۔"

مارسلس ایک قبر کے پاس رُک کر بولا

"یہ الفاظ تو میرے حق میں پیشگوئی معلوم ہوتے ہیں۔ ممکن ہے مجھے بھی اِس شخص کی طرح مسیح کی گواہی دینی پڑے۔ خدا کرے میں بھی اس سپاہی کی مانند وفادار ثابت ہو سکوں۔ اُس قبر پہ یہ الفاظ تحریر تھے:

مبارک ہیں وہ مُردے جو مسیح میں سوتے ہیں۔

ماریئس

شہنشاہ ادریان کے عہد میں یہ جوان فوجی افسر رہا۔ جس نے مسیح کے نام پر اپنا خون بہایا اور اطمینان کی موت مرا۔ اُس کے دوستوں نے اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کر محبت سے یہ قبر تیار کی۔

ہنوریئس بولا

مسیح نے کہا ہے " دنیا میں مصیبت اُٹھاتے ہو لیکن خاطر جمع رکھو میں دنیا پر غالب آیا ہوں "

ہمارے خداوند نے ہماری مدد کرنے کا وعدہ کیا ہے اور جیسا ہمارا وقت ہو ویسی ہی طاقت کا وعدہ ہم سے کیا گیا ہے اور اُسی کا فضل ہمارے لئے کافی ہے۔

مارسنس بولا " خدا کرے اس جوان افسر کی طرح میں بھی آزمائش میں پورا اُتروں اور اُسی کی طرح مسیح کی خاطر دلیری سے جان دے دوں۔ میرے نزدیک اپنے ہم ایمان بھائیوں کے ساتھ ایسے الفاظ والی قبر میں محوِ آرام ہونا سیسیلیاہ میٹیلا کے مزار کے اعزاز سے زیادہ قابل قبول ہے۔

اب میں نے جان لیا ہے کہ مسیحی کے لئے موت کوئی ہیبت نہیں رکھتی۔ اُس کے لئے یہ مبارک آرام کی حالت ہے جس میں وہ بعد ازاں خداوند کی آمد ثانی پر دوبارہ جی اُٹھنے کا منتظر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اُن کے اندر موت خوف کی بجائے فتح اور آرام کے خیالات ہی کو بیدار کرتی ہے "

اب وہ دونوں کئی اور قبروں کے پاس سے گذر رہے تھے اور مارسلس نے چلتے چلتے کتبوں پر نظر دوڑائی۔

ایلپس کی آرام گاہ

ذو تیکس یہاں آرام فرما ہے

اسٹیکس مسیح میں محوِ آرام ہے

مارتیر یا ابدی آرام کی نیند سوتی ہے

ودآلیہ مسیح کے اطمینان میں محوِ آرام

تب ہنوریئس بولا " ان کتبوں میں سے بعض مرحوم کی عادات وفضائل پر روشنی ڈالتے ہیں مثلاً انہیں دیکھو

مکسیمئیس
وہ اپنی تئیس سالہ زندگی میں سب کا دوست تھا

گورگونئیس
نومبر کی پانچ تاریخ کو مسیح میں سو گیا۔ وہ سب کا دوست اور کسی کا دشمن نہ تھا ۔

ہنوریئس نے کہا" ان کے علاوہ یہاں کئی قبریں ایسی بھی ہیں جن کے الفاظ مرحوم کی ذاتی صفات اور گھریلو زندگی کے تجربات پر بھی روشنی ڈالتے ہیں۔

سیسیلیاہ پلاسندہ
کی یاد میں

جس کے ساتھ میں نے زندگی کے دس برس بغیر تکرار کے مسیح یسوع ابن خدا اور منجی میں گذارے۔ وہ کمال کی یادداشت رکھتی تھی۔ یہ قبر اُس کے خاوند سیسیلیس نے تعمیر کرائی۔

اب مارسلس نے ایک اور قبر کی طرف اشارہ کر کے کہا "یہ کسی مشفق باپ کے الفاظ ہیں ۔"

سویریس

لارنس کی طرف سے اپنے عزیز ترین فرزند سویریس کے نام جسے فرشتگان ۷ رجنوری کو اپنے ساتھ آسمان پر لے گئے ۔

"اور یہ کسی ایمان دار کی بیوی کی طرف سے ہے ۔"

دومیطیس

یہاں آرام فرما ہے ۔ لیتاہ نے یہ قبر بنوائی ۔

ہنوریس بولا "ہاں مسیح پر ایمان لانے کے باعث ایماندار کو ایک نئی الٰہی فطرت ملتی ہے۔ یہ رُوح القُدس کا عطیہ ہے۔ وہی اُس کے دل میں خدا کی محبّت ڈالتا ہے جس کی وجہ سے ایماندار اپنے عزیزوں اور دوستوں کے ساتھ زیادہ محبّت اور شفقت سے پیش آتا ہے۔ بیشک پرانی انسانیت اُس کے اندر موجود رہتی ہے مگر وہ زور نہیں پکڑ سکتی اور نہ دوسری نئی فطرت پر غلبہ پا سکتی ہے۔"

تب اُنہوں نے چلتے چلتے کئی ایسے کتنے دیکھے جن میں مرحوموں سے اعلیٰ محبّت کا اظہار کیا گیا تھا۔ مثلاً

سمپولیس

جس کی یادیں باکمال اور خوشگوار ہیں۔ اُس نے ۲۳ سال ایک ماہ اور ۱۳ دن عمر پائی۔ اُسکے بھائی نے یہ یادگار بنوائی۔

کالپوریس

محبت کا مستحق اور قابل قدر بیٹا۔ عمر ۵ سال ۸ ماہ اور ۱۰ دن۔ ۱۳ جون کو اطمینان کے ساتھ ابدی آرام میں داخل ہوا۔

مارسلس بولا "اِس بچے کی قبر پر الفاظ کے ساتھ اطمینان اور جلال کی علامات کو بھی دکھایا گیا ہے۔" اُس نے قبر کی طرف اشارہ کیا جس پر پھولوں کا تاج اور کبوتر کی تصویر کندہ تھی اور اُس کے ساتھ ذیل کے الفاظ تھے

رسپیکٹس اطمینان سے سوتا ہے وُہ ۵ سال اور ۸ ماہ زندہ رہا۔

ہنوریس نے کہا "بعض قبروں میں تین افراد بھی ایک ساتھ محوِ آرام ہیں اور بعض جگہوں میں بہت بڑی تعداد دفن ہے کیونکہ جب ایذا رسانی زوروں پر ہو تو ہر فرد پر انفرادی توجہ دینی مشکل بلکہ ناممکن ہو جاتی ہے۔ اُدھر دیکھو وہ بہت سے شہدا کی ایک ہی آرام گاہ ہے۔ ان کے نام نامعلوم ہیں لیکن اُن کی بابرکت یاد ہمیں عزیز ہے۔" یہ کہہ کر اُس نے ایک کتبے کی طرف اشارہ کیا۔ اُس پر یہ الفاظ تھے:-

مارسلا اور پانچ سو پچاس دیگر شہدا۔ جنہوں نے مسیح کے نام کی خاطر جان دی۔

مارسلس نے کہا "اور یہ بڑا کتبہ اور اس کے الفاظ ہمارے دل کی

آوازہ معلوم ہوتے ہیں۔ یہ کتبہ پڑھ کر ان کے دل بہت متاثر ہوئے:۔
"مسیح کے نام میں سکندر مرا نہیں۔ بلکہ ستاروں سے اُوپر زندہ جاوید ہے۔ اُس کا جسم اِس جگہ آرام فرما ہے۔ وُہ شہنشاہ انتونینے کے عہد میں شہید ہُوا گو سکندر کی قابل قدر خدمات سلطنت کے لئے بہت مفید ثابت ہو سکتی تھیں جس امر سے شہنشاہ بھی بخوبی آگاہ تھا۔ تاہم وہ شہنشاہ کے قہر و تشدد ہی کا نشانہ بنا۔ جب وہ گھٹنوں کے بل دُعا کر رہا تھا تو اُسے گرفتار کر کے قتل کر دیا گیا۔"

آہ یہ کیسا دَور ہے جس میں نہ ہم غاروں میں محفوظ ہیں نہ اپنی عبادت کی پاک رسوم ادا کر سکتے ہیں۔ ایسی زندگی کو زندگی کہنا اس لفظ کی بے عزتی ہے۔ اس سے زیادہ بدحالی اور کیا ہو سکتی ہے اور اس موت سے زیادہ بدتر کونسی موت ہے کیونکہ عزیز و احباب لاشوں کو دفن بھی نہیں کر سکتے، لیکن آخر کار وہ آسمان پر ستاروں کی مانند چمکیں گے۔

تب سیورئیس نے ایک قبر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

"یہ ایک نہایت ہی ہر دلعزیز ایماندار بھائی کی آرام گاہ ہے۔ اس کی یاد ابھی تک ہماری کلیسیاؤں میں سرسبز ہے۔ ہم اس بھائی کی سالگرہ کی برسی پر اسی جگہ محبت کی ضیافت منایں گے۔ اِس موقع پر مختلف طبقوں، مرتبوں، زبانوں اور قبیلوں کے اختلافات کی بندشوں کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور ہم سب مسیح یسوع کی رفاقت اور یگانگت کے خاص احساسات کے تحت جمع ہوتے ہیں۔ اس وقت اس حقیقت کو بالخصوص پیش نظر رکھتے ہیں کہ مسیح نے ہم سب سے محبت کی ہے لہٰذا ہمیں بھی ایک دوسرے محبت رکھنی چاہیئے"

جس برادرانہ محبت کی طرف ہنوریئس اشارہ کر رہا تھا، اِس گورستان کے قلیل مدتِ قیام میں بھی مارسلس اُس کی کئی مثالیں دیکھ چکا تھا۔ اُس کی ملاقات یہاں ہر عمر اور ہر درجے سے تعلق رکھنے والے مرد، عورت اور بچے سے ہوئی تھی۔ اُن میں سے بعض ایسے تھے جو یہاں آنے سے پہلے روم میں بلند مرتبت عہدوں پر فائز رہ چکے تھے مگر یہاں وہ اُن سے دوستانہ میل جول روا رکھتے تھے جو اُن کے مقابلے میں غلاموں سے کچھ ہی بہتر ہوں گے۔ اور بعض ایسے تھے جو کسی وقت خود ظالم اور بے رحم ایذا رساں تھے مگر اب اُن ہی کے ساتھ شیر و شکر تھے جو کبھی اُن کی نفرت و حقارت کا نشانہ تھے۔ مثلاً یہودی ربی جو شریعت کے اُس جوئے سے جو اُس کی برداشت سے باہر تھا آزاد ہو کر آج اُسی شخص کے ساتھ ہاتھ میں ہاتھ ڈالے پھر رہا تھا جسے وہ کبھی غیر قوم کہہ کر اس سے منہ پھیر لیا کرتا تھا۔ اب یونانی نے انجیل کی بیوقوفی کو دانائی میں بدلتے دیکھ لیا تھا اور وہ نفرت جو کبھی یسوع کے پیروکاروں کے لئے اُس کے دل میں تھی اَب محبت میں تبدیل ہو چکی تھی۔ بلکہ مسیحی محبت کی قوت کے سامنے خود غرضی، نفرت مرتبے کی خواہش، غرض انسانی زندگی کے سب ادنےٰ جذبات نابود ہو چکے تھے۔ مسیحی ایمان اپنی تمام تر معموری کے ساتھ اُن کے دلوں میں سکونت کرتا تھا۔ اس کے بابرکت اثرات کسی جگہ اتنے نمایاں نہیں تھے جتنے یہاں پر۔

اس لئے نہیں کہ آزمائشوں کا زور کم ہو گیا تھا بلکہ اس لئے کہ ایذا رسانی سب کے لئے یکساں بھاری تھی۔ اس نے اُنہیں دنیاوی دولت و املاک

سے محروم کر دیا تھا۔ اپنے مشترکہ غم اور مصیبت اور مسیح کی محبت کے بندھن نے اُنہیں ایک دوسرے کے بہت قریب کر دیا تھا۔

ہنوریس بولا " سچے خدا کی پرستش جھوٹے دیوتاؤں کی پوجا پاٹ سے قطعی مختلف ہے۔ کافر پجاری مندر میں جاکر گنہگار پروہت کو درمیانی سمجھ کر شیاطین کے سامنے بار بار قربانیاں چڑھاتا ہے۔ ایسی قربانیاں اُسے اُس کے گناہ سے پاک نہیں کر سکتیں لیکن اِس کے برعکس ہمارے خداوند مسیح نے اپنے آپ کو ہمیشہ کے لئے مرتبہ قربان کر دیا۔ اب اُس کے پیروکاروں میں ہر ایک کی مسیح خداوند کے وسیلے سے جو آسمان پر ہمارا سردار کاہن ہے خدا کے حضور رسائی ہے۔

اسی لئے جہاں تک پرستش کا تعلق ہے ہمارے لئے عبادت گاہوں کا ہونا نہ ہونا کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا۔ آسمان خدا کا تخت ہے اور کائنات اُس کا مسکن، لہٰذا بندگانِ خدا میں سے ہر ایک جہاں اور جس وقت جی چاہے دعا میں اپنی آواز بلند کر سکتے ہیں۔ وہ عبادت گاہ کے بغیر بھی رُوح اور سچائی سے اُس کی پرستش کر سکتے ہیں۔"

یہ سفر خاصا لمبا تھا اور خاصی دیر جاری رہا۔ گو مارسلس کو علم تھا کہ ان تہ خانوں کا علاقہ چھوٹا نہیں تاہم اُسے حقیقتِ حال کی خبر نہ تھی۔ اُسے رقبے کی وسعت پر حیرت ہو رہی تھی۔ اُسے بتایا گیا کہ وہ وسیع و عریض علاقہ جو اُس نے دیکھا ہے گورستان پورے رقبے کا فقط ایک حصّہ ہے۔

گذرگاہ کی اوسط اونچائی ۸ فٹ تھی لیکن بہت سی جگہوں میں یہ اونچائی ۱۲ یا ۱۵ فٹ تک پہنچتی تھی۔ ایسی جگہوں پر عبادت گاہیں اور کمرے رہنے والوں کو زیادہ کھلی جگہ مہیا کرتے تھے جہاں وہ زیادہ آرام سے آجا سکتے تھے۔ علاوہ

ازیں بعض مقامات پر چھت میں تنگ سوراخ بنا دیئے گئے تھے جن سے روشنی کی مدھم کرنیں نیچے آتی تھیں۔ ایسی جگہیں رہائش کی بجائے تھوڑی دیر سستانے کے لیئے استعمال کی جاتی تھیں۔ کیونکہ دن کی روشنی کی موجودگی خواہ وہ کتنی ہی مدھم کیوں نہ ہو اُن کے لیئے بے بیان خوشی کا باعث تھی۔

مارسلّس نے دیکھا کہ بعض جگہوں کے گرد دیوار کی وجہ سے گذرگاہ اچانک بند ہوگئی تھی۔ لیکن یہاں سے اور راستے اُس دیوار کے گرد چکر کھا کر نکلتے تھے۔

یہ دیوار سے گھرا ہُوا حصّہ کیا چیز ہے؟"

یہ ایک رومی مقبرہ ہے۔ جب مزدور کھدائی کرتے یہاں پہنچے اور اچانک اُنہیں اس کا علم ہُوا تو اُنہوں نے کھدائی بند کرکے اِس کے گرد دیوار کھڑی کر دی۔ یہ اس لیئے نہیں کہ وہ اُس پر ہاتھ ڈالنے سے ڈرتے تھے بلکہ اس لیئے کہ مسیحی اپنے خداوند کے اِس فرمان پر ہر صورت میں عمل کرنا چاہتے تھے: "اُن سے نکل کر الگ رہو اور ناپاک چیز کو نہ چھوؤ" اس لیئے انہوں نے کافروں کی قبروں کو بھی الگ کر دیا۔

مارسلّس نے کہا" ہمارے گرد ایذا رسانی زوروں پر ہے اور ہم یہاں بند پڑے ہیں۔ خدا کے بندے کب تک پراگندہ رہیں گے اور ہمارے دشمن کب تک ہمیں ہراساں کرتے رہیں گے؟"

ہنوریئس نے جواب دیا" یہ تمہاری نہیں بلکہ ہم میں سے بہتوں کی دلی پکار ہے، لیکن گلہ شکوہ کرنا مناسب نہیں۔ وہ جانتا ہے کہ ہمارے لیئے کیا بہتر ہے۔ علاوہ ازیں کیا یہ اُس کی مہربانی نہیں کہ ہم سالہا سال اس سلطنت میں پھلتے پھولتے رہے ہیں؟ یہ سچ ہے کہ گاہے گاہے

ایذا رسانیاں ہوتی رہی ہیں جن میں ہزار ہا افراد نے شدید جسمانی اذیت میں جانیں دی ہیں۔ لیکن پھر ان کا زور ختم ہوگیا اور کلیسیا بدستور اطمینان سے ترقی کرتی رہی۔

"ایذا رسانی کے کچھ فوائد بھی ہیں۔ ان کے باعث بندگان خدا پاک کئے جاتے ہیں اور ان سے اُن کے ایمان کو تقویت پہنچتی ہے۔ مارسلس، ہم اُس کے ہاتھوں میں ہیں اور وہ ہمیں کسی ایسی مصیبت میں نہ پڑنے دیگا جس کی ہم تاب نہ لاسکیں۔ آؤ جاگتے اور دُعا کرتے رہیں۔ موجودہ حالات سے یہ صاف ظاہر ہے کہ دنیا کے لئے وہ ہولناک دن جس کی پیشگوئی مدت سے کی گئی ہے قریب آرہا ہے۔"

غرض یہ سفر اسی طرح کی بات چیت کے ساتھ جاری رہا اور مارسلس خدا کی سچائی اور اُس کے لوگوں کے روحانی تجربات کے متعلق اپنی معلومات میں اضافہ کرتا رہا۔ اُن کی محبت، اُن کی پاکیزگی، اُن کا صبر و تحمل اور اُن کا ایمان اُس کو رُوح کی گہرائی تک متاثر کر رہا تھا۔

اُس کا اپنا روحانی تجربہ بھی وقتی نہ تھا۔ اِس جگہ کا ہر منظر اُس کو اِس امر کی ترغیب دلا رہا تھا کہ وہ مسیحیوں کا ہم ایمان بن کر اُن کے اِس جہان میں تاریک مقدر اور اگلے جہان میں پُر جلال اُمید میں شریک ہو جائے۔

اِس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ آنے والے اتوار سے پہلے اُسے باپ، بیٹا اور رُوح القُدس کے نام سے بپتسمہ دیا گیا۔ اگلے روز وہ خداوند کی پاک میز کے گرد دیگر مسیحی بھائیوں میں شامل تھا۔ انہوں نے خداوند کی یاد میں نہایت سادگی لیکن بڑی عقیدت سے اِس رسم کو منایا۔ ہنوز یسوع

نے شکرانے کی دُعا کی اور ہمارسٹلس نے زندگی میں پہلی مرتبہ روٹی اور مے کو مسیح کے بدن اور خون کی علامت جان کر کھایا پیا۔ آخر میں ایک زبور گانے کے بعد لوگ برخاست ہو گئے۔

ساتواں باب

ایمان کا اقرار

نوجوان فوجی افسر مارسلس کو معلوماتی مہم پر گھر سے نکلے چار دن ہو گئے تھے۔ یہ چار دن بڑے معرکہ خیز تھے اور اُس کی زندگی میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتے تھے۔ اِن ہی چار دن کی کارکردگی پہ اُس کی آئندہ زندگی کی خوشحالی اور بدحالی کا دارومدار تھا۔

اب وہ اپنی زندگی کے دوراہے پر کھڑا تھا۔ ایک طرف عزّت و شہرت، دولت و ثروت اُس کے منتظر تھے تو دوسری طرف طرح طرح کی اذیتیں اور مشکلات منہ کھولے کھڑی تھیں۔ لیکن حق کے سلسلے میں اُس کی روح کی تلاش رائیگاں نہ گئی۔ وہ رُوح القدس کی نئی پیدائش کے تجربے کو بھی حاصل کر چکا تھا اور یہی وجہ تھی کہ اُس نے بلا تامّل اپنے لئے مشکلات سے پٹے پڑے راستے کو چُن لیا تھا۔ اُس نے خدا کے بندوں کے ساتھ مصائب اُٹھانے کو گناہ کی لذتوں سے وقتی طور پر لطف اندوز ہونے پر ترجیح دی۔ اُس نے عہد کر لیا کہ وہ کبھی اِس فیصلے سے اِدھر اُدھر نہیں ہوگا۔

وہاں سے واپسی سے جلد ہی بعد اُس نے جنرل کے ہاں حاضری دی

اور بتایا کہ وہ مسیحیوں کے متعلق معلومات حاصل کرنے گیا تھا اور چار دن اسی کام میں مصروف رہا ہے۔ وہ اِس اثنا میں اُن کے ساتھ قیام کرتا رہا ہے اور اُس نے اُن کی عادات، حرکات و سکنات کا قریب سے مشاہدہ کیا ہے، لیکن اُس نے اُن کو سزا کے لائق نہیں پایا، لہٰذا وہ اُن کی گرفتاری کے حکم کی تعمیل نہ کر سکے گا۔ اِس پر جنرل کو اس قدر غصّہ آیا کہ اُس نے اُسے فوراً وہاں سے نکال دیا اور کہا کہ وہ اپنی قیام گاہ جاکر فیصلے کا انتظار کرے۔

وہ واپس آکر اپنے کمرے میں بیٹھا اِسی معاملے سے متعلق سوچوں میں غرق تھا کہ اُس کا دوست لوکلس دروازے پر ہلکی سی دستک دے کر اندر داخل ہُوا۔ وہ مارسلس کو بڑے تپاک اور گرمجوشی سے مِلا مگر وہ خاصہ پریشان دکھائی دے رہا تھا۔ اُس نے کہا" میں جنرل صاحب کے پاس سے تمہارے لئے پیغام لایا ہوں۔ لیکن پہلے یہ تو بتاؤ کہ یہ تم نے کیا کیا ہے؟"

اِس پر مارسلس نے اُن چار دنوں کی آپ بیتی شروع سے لے کر آخر تک تفصیل کے ساتھ کہہ سُنائی اور اُس نے اپنی تبدیلیٔ مذہب کا بیان نہایت پُر زور لہجے میں کیا۔ نئے مذہب کے موضوع پر گفتگو کے دوران اُس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے جو اِس امر کے شاہد تھے کہ اُس کے دل پر رُوح القدس کے کام کا انمٹ نقش ہے۔

پھر اُس نے جنرل صاحب کے ساتھ اپنی ملاقات کا ذکر کرتے ہُوئے کہا" مَیں نے جلد ہی اُنہیں اپنے فیصلے سے آگاہ کرنا مناسب سمجھا۔ جب میں ان کے کمرے میں داخل ہُوا تو مجھے اپنے اقدام کی اہمیّت کا پورا پورا احساس تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ میرے فیصلے کو غداری سمجھا جائے گا جس کی سزا یقینی موت ہو گی۔ تاہم میں اپنے خیالات کا اظہار کرنا لازم سمجھتا تھا تاکہ وہ

میرے متعلق کسی غلط فہمی میں نہ رہیں اور اس کے سوا مجھے کوئی چارہ نظر نہیں آتا تھا۔

"جنرل صاحب نے بڑی گرمجوشی سے میرا خیر مقدم کیا۔ اُن کا خیال تھا کہ مجھے اپنی مہم میں بڑی نمایاں کامیابی ہوئی ہوگی۔ اُنہوں نے جب اُسکے متعلق سوال کیا تو میں نے بتایا کہ میں مسیحیوں کی گرفتاری کا حکم نامہ حاصل کرنے کے دوسرے دن اُن کے متعلق معلومات حاصل کرنے نکل کھڑا ہُوا تھا۔ پُورے چار دن میں اُن کے ساتھ رہا ہوں اور اُن کے درمیان رہ کر میں ذاتی مشاہدے کی بنا پر اپنی رائے کو بدلنے پر مجبور ہو گیا ہوں۔ میں نے اُنہیں حکومت کے دشمن اور موت کے مستحق سمجھا تھا مگر اس کے برعکس اُنہیں پاکباز اور شہنشاہ کے وفادار پایا ہے۔ میں اپنی تلوار کو اُن کے خلاف نہیں اُٹھا سکتا۔ ایسا کرنے سے پہلے میں اپنے عہدے سے دستبردار ہو سکتا ہے۔"

جنرل صاحب بولے "سپاہی کے احساسات کو اُس کے فرائض کی انجام دہی میں مداخلت کرنے کا کوئی حق نہیں۔"

میں نے جواب دیا "لیکن حضور جو فرائض خدا کی طرف سے مجھ پر عاید ہوتے ہیں وہ اِنسان کے احکام سے یقیناً زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔"

اس پر وہ طیش میں آکر بولے "کیا مسیحیوں کے ساتھ ہمدردی نے تمہیں دیوانہ کر دیا ہے؟ کیا تم نہیں جانتے کہ یہ غدّاری ہے؟"

میں نے سر جھکا کر عرض کی "حضور، مَیں اس کے نتائج بھگتنے کو تیار ہوں۔" اس پر وہ غصّے سے لال پیلے ہو گئے اور گرج کر بولے

"اے جلد باز جوان۔ اپنے کمرے میں چلے جاؤ۔ میں وہیں تمہیں اپنے

فیصلے سے آگاہ کر دوں گا۔"

لوکاس بے حس و حرکت بیٹھا تھا۔ لیکن اُس کے چہرے پر گہری حیرت اور اُداسی کے تاثرات اُس کے دل کی اندرونی کیفیت کو بیان کر رہے تھے۔ مارسلس نے کہا

"پس میں اُن کے حکم کے مطابق سیدھا یہاں چلا آیا اور فیصلے کا انتظار کر رہا ہوں۔"

لوکاس انتہائی افسردہ لہجے میں بولا

"سچ تو یہ ہے کہ میں اور تم دونوں جانتے ہیں کہ وہ فیصلہ کیا ہو گا۔ رومی قوانین تو عام دنوں میں بھی اٹل ہوتے ہیں اور ان دنوں تو مسیحیوں کے خلاف حکومت کا قہر اپنے عروج پر ہے۔ اگر تم اپنی موجودہ روش پر قائم رہو تو تمہیں اُس قہر کے سامنے ہتھیار ڈالنے پڑیں گے۔"

"مجبوری ہے۔ میں تمہارے سامنے اپنی وجوہات پیش کر چکا ہوں۔"

"مارسلس، میں تمہاری پُرخلوص اور بے لوث فطرت کو جانتا ہوں کہ تمہارا دل و دماغ مخلصانہ عبادت اور پارسائی کی طرف مائل رہا ہے۔ تم فلسفے کی کتب میں بلند کردار خیالات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے رہے ہو۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا وہ تمہاری تسکین و تشفی نہیں کر سکتے؟ اس مصلوب یہودی کی نفرت انگیز تعلیمات پر کیوں فریفتہ ہو گئے ہو؟"

"جس فلسفے کا تم ذکر کر رہے ہو اُس نے کبھی مجھے آسودہ خاطر اور مطمئن نہیں کیا۔ تم خود جانتے ہو کہ اس میں کوئی ٹھوس حقیقت نہیں جس پر انسانی رُوح تکیہ کر سکے۔ اس کے برعکس مسیحیت خدا کی وہ سچائی ہے جسے اُس نے خود انسانی جسم اختیار کر کے انسان پر آشکارا کیا اور اپنی

جان کے فدیئے کے ذریعے اُس پر تقدیس کی مہر کی۔"

"تم تو مجھے مسیحی مذہب کا پُورا عقیدہ سنانے لگے۔ میں اعتراف کرتا ہوں کہ تمہاری زبانی وہ خاصا پرکشش اور قابل قبول معلوم ہوتا ہے۔ مگر میرا خیال ہے کہ یہ محض اُس جوش و جذبے کی بدولت ہے جس کے ساتھ تم اُسے بیان کرتے ہو، اور اگر سارے مسیحی اُسکے متعلق تمہارے جیسی گرمجوشی کا مظاہرہ کرتے ہیں تو ممکن ہے یہ مذہب دنیا کے لئے بابرکت ثابت ہو۔ لیکن میں اس وقت مذہب پر مباحثہ کرنے نہیں آیا بلکہ تمہیں کچھ سمجھانے آیا ہوں۔ میرے دوست، تم ایک نازک موڑ پہ کھڑے ہو۔ تمہاری عزت، تمہارا عہدہ بلکہ تمہاری زندگی سب کچھ خطرے میں ہے۔ ذرا غور تو کرو کہ تم کیا کر بیٹھے ہو؟ تم ایک ذمہ دار فوجی افسر ہو جسے ایک اہم مہم پر روانہ کیا گیا تھا اور یہ توقع کی گئی تھی کہ تم مفید مطلب معلومات کے ساتھ لوٹو گے، مگر تم واپس آکر نہ صرف معلومات مہیا کرنے سے انکار کرتے ہو بلکہ یہ مژدہ سناتے ہو کہ تم دشمن کے ساتھ جا ملے ہو۔ ذرا ٹھنڈے دل سے سوچو کہ اگر سپاہی کو یہ آزادی مل جائے کہ جس سے جی چاہے جنگ کرے اور جس کو جی چاہے چھوڑے تو فوجی نظام قائم رہ سکتا ہے؟ یہاں سپاہی کو کسی حکم کے صحیح یا غلط ہونے سے کوئی نسبت نہیں ہوتی۔ اُسے تو فقط اُس کی تعمیل کرنی ہوتی ہے، بے چون و چرا تعمیل۔

کیا یہ درست نہیں؟"

"بالکل درست۔"

"تمہارے سامنے مسئلہ یہ نہیں کہ تم فلسفے کا انتخاب کرو گے یا مسیحیت کا بلکہ یہ کہ تم رومی فوج کے سپاہی رہو گے یا مسیحی۔ کیونکہ فی زمانہ تم بیک وقت

مسیحی اور فوجی افسر نہیں رہ سکتے۔ تمہیں دونوں میں سے کسی ایک کا گلا گھونٹنا پڑے گا۔ یہی نہیں بلکہ اگر تم مسیحی رہنے پر اصرار کرو تو تمہیں اُن کے مقدّر کا شریک بھی ہونا پڑے گا۔ کسی بھول میں نہ رہنا کہ تمہاری امتیازی حیثیت کی وجہ سے قانون میں کوئی لچک پیدا کر کے تمہیں رعایت دی جائے گی۔ اور مسئلے کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اگر تم فیصلہ بدل کر فوج میں اِسی عہدے پر فائز رہنے کو ترجیح دو تو تمہیں مسیحیوں کے خلاف تلوار اُٹھانی پڑے گی۔"

"بے شک۔"

"مارسلس، مجھے یہ کہنے کی اجازت دو کہ تم بڑی سنگین خطا کے مرتکب ہوئے ہو مگر تمہارے فراخ دل دوست اِس کو نظر انداز بلکہ فراموش کرنے کو تیار ہیں۔ میں تمہاری پُرخلوص اور جوشیلی طبیعت سے بخوبی آشنا ہوں اور اِسی لئے میں نے جنرل صاحب کے سامنے تمہاری سفارش بھی کی ہے، اور چونکہ اُن کے دل میں بھی تمہاری سپاہیانہ صلاحیتوں کی قدر ہے اس لئے وُہ بھی تمہیں معاف کر دینے کو تیار ہیں لیکن چند شرائط کے ساتھ!"

"وہ شرائط کیا ہیں؟"

"معاملے کی سنگینی کے پیشِ نظر اِن چند شرائط کو کڑی نہیں کہا جا سکتا۔ اُن کا کہنا ہے کہ تم اِن چار دنوں کو اپنے ذہن سے مٹا دو۔ از سرِ نو اپنی مہم کو سنبھال لو اور سپاہیوں کو لے کر مسیحیوں کی گرفتاری کے حکم کی تعمیل کرو تو تمہیں معاف کر دیا جائے گا۔"

مارسلس اپنی کرسی سے اُٹھا اور لوکلس کے سامنے کھڑا ہو کر بولا "لوکلس تم میرے عزیز دوست ہو۔ مَیں تمہاری اُلفت اور وفا کے لئے دل سے ممنون ہوں مگر میرے اندر ایک ایسا جذبہ موجزن ہے جس

جس سے تم آشنا نہیں - وہ حکومت کے تمام تر اعزازات سے زیادہ قوی ہے - یہ جذبہ خدا کی محبت کا جذبہ ہے - اسی کی خاطر میں اپنا سب کچھ عزت، دولت، بلکہ زندگی تک قربان کر دینے کو تیار ہوں - میں مسیحی ہوں اور رہوں گا - میرا فیصلہ اٹل ہے۔"

لمحہ بھر کے لئے لوکلس فرطِ غم و حیرت سے کچھ نہ کہہ سکا - وہ جانتا تھا کہ مارسلس جس بات کا عزم کر لے اُسے پورا کر کے دم لیتا ہے - اُسے اس کے اس رویے سے دلی صدمہ ہوا تھا کہ اُس کو "راہِ راست پر لانے کے لئے اُس کی ساری کوششیں رائیگاں ثابت ہوئی ہیں - وہ حیران و پریشان خاموش بیٹھا اُسے تکتا رہا۔

قدرے توقف کے بعد اُس نے اپنی مساعی کو جاری رکھتے ہوئے ازسرِ نو اُسے اُس ہولناک خطرے سے آگاہ کیا جو اُسے درپیش تھا - اس نے مسیحیت سے کنارہ کشی کرنے کے لئے ہر ممکن دلیلیں پیش کیں مگر مارسلس ٹس سے مس نہ ہوا - آخر کار لوکلس مایوس ہو کر اُٹھ کھڑا ہوا اور نہایت غمزدہ لہجے میں بولا -

"تم تقدیر کو آزمائش میں ڈال کر دیوانوں کی طرح ایک ہولناک انجام کی طرف دوڑے جا رہے ہو - ہر نعمت اور ہر مسرت تمہارے سامنے ہے مگر تم اُسے رد کر کے کوتاہ بخت، شہر بدر لوگوں میں شامل ہونا چاہتے ہو - میں نے تمہیں مزید غلط قدم اُٹھانے سے باز رکھنے کی کوشش کر کے دوستی کا حق ادا کر دیا ہے مگر صد افسوس کہ مجھے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا - تم کہتے ہو کہ تمہارا فیصلہ اٹل ہے - اگر ایسا ہے تو تمہارے لئے جنرل کی طرف سے سزا کا حکم بھی اٹل ہے، اور وہ یہ ہے کہ تمہیں تمہارے عہدے سے برطرف کیا جاتا ہے، اور چونکہ تم اعلانیہ اقرار کرتے ہو کہ تم مسیحی

ہو لہٰذا کل تمہیں گرفتار کر کے سزا کے لئے قانونی کاروائی شروع کر دی جائے گی۔

"مگر میں اپنی طرف سے پھر کہتا ہوں کہ آج اور کل میں چند گھنٹے باقی ہیں۔ تم فرار ہو سکتے ہو۔ چلو میں اپنے دل کو کسی قدر تسکین پہنچانے کو یہ کہہ لیا کروں گا کہ میں نے فرار ہونے میں اپنے دوست کی مدد کی تھی۔ تم فوراً یہاں سے بھاگ جاؤ۔ ایک ایک پل قیمتی ہے۔ اور ہاں تم جانتے ہو کہ دنیا بھر میں صرف ایک جگہ ہی ایسی ہے جہاں تم قیصر کی دسترس سے محفوظ رہ سکتے ہو اور وہ ہے زمین دوز قبرستان۔"

مارسلس نے یہ الفاظ نہایت سنجیدگی سے سُنے۔ اُس نے بڑی اداسی سے فوجی افسر کی وہ شاندار وردی جسے اُس نے ایک دن بڑے فخر سے زیب تن کیا تھا اُتار کر علیحدہ رکھ دی۔ اب وہ عام آدمی کے سادہ لباس میں اپنے دوست کے سامنے کھڑا تھا۔ وہ بولا

"لوکلس میں تمہاری دوستی اور وفاداری کو کبھی فراموش نہ کر سکوں گا۔ کاش ہم دونوں اکٹھے فرار ہو سکتے تو دونوں کی دعائیں ایک ساتھ اُس کے حضور بلند ہوتیں جس کی میں خدمت کرتا ہوں۔ لیکن اب وقت کم ہے۔ مجھے چلنا چاہیئے۔"

"مارسلس ممکن ہے ہم زندگی میں پھر کبھی نہ مل سکیں، لیکن اگر کبھی تمہیں کوئی ضرورت یا سخت خطرہ ہو تو تم مجھ پر اعتماد کر سکتے ہو۔ خدا حافظ۔"

"خدا حافظ"

یہ کہہ کر دونوں جوان ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے پھر مارسلس وہاں سے روانہ ہو گیا۔

وہ فوجی کیمپ سے نکل کر چلتے چلتے مرکزِ مباحثہ عوامی جلسہ گاہ تک پہنچا۔ اُس کے گرد وپیش شاندار مندر، برج، گنبد، ستون اور دیگر عمارات تھیں۔ اِن میں قصرِ شاہی امتیازی حیثیت رکھتا تھا سفید براق سنگِ مرمر سے بنا ہوا یہ محل اپنے سنہری آرائشی نقش ونگار کے ساتھ ہر دیکھنے والے کو دعوتِ نظارہ دے رہا تھا۔ اُس کے ایک طرف گول تماشا گاہ کی بلند دیواریں تھیں جن سے ذرا آگے سکون کا مندر تھا، اور دوسری طرف کوکیپتولیان کی تاریخی چوٹی تھی جس کے اُوپر بنے ہوئے مندر اُس کا خاص طرّہ امتیاز تھے۔

مارسلس نے کوہ کیپتولیان کا رُخ کیا۔ غالباً وہ اپنی زیرِ زمین منزل پر پہنچنے سے پہلے شہرِ روم کا نظارہ کرنا چاہتا تھا لہٰذا وہ پہاڑ کی عمودی چڑھائی کو طے کرنے لگا۔ اب وہ اِس کی چوٹی پر پہنچ چکا تھا۔ یہ جگہ جہاں وہ کھڑا تھا ایک وسیع وعریض چوکور خطّہ تھا جس کا فرش سنگِ مرمر کا تھا اور جس کے اردگرد شاندار مندر تھے۔

اِس چوٹی کی بلندی سے اُس نے اپنے اردگرد کے مناظر پر نگاہ دوڑائی۔ اُس کے ایک طرف کیمپس مارتیاس تھا جس کی حد بندی دریائے ٹائیبر کرتا تھا جو اپنے طغیانی خیز زرد پانی کے ساتھ جھومتا جھامتا بحیرہ روم میں جا گرتا تھا۔ دیگر سب اطراف میں شہری آبادی کے آثار دُور تک نظر آرہے تھے یہاں تک کہ یہ آبادی دیہاتی علاقوں میں جا پہنچی تھی۔

اُس نے شہرِ روم پر پھر نظر ڈالی۔ مندر، گنبد اور یادگاروں کے مینار اپنے سر فخر سے اُٹھائے کھڑے تھے۔ گلیوں میں قدم قدم پر دیوتاؤں کے بُت اور مورتیاں تھیں۔ جنہوں نے شہر میں آرٹ کی الگ دنیا آباد

کر رہی تھی۔ فوارے پانی اچھال اچھال کر فضا میں موتی برسا رہے تھے۔ سڑکوں پر رتھوں کی آمد و رفت چاک و چوبند رومی فوجی دستوں کی گشت ایک عجب سماں پیش کر رہی تھی۔ غرض اس سامراجی شہر میں ہر طرف زندگی کی بیقرار لہر رقص کرتی نظر آتی تھی۔

میدانی علاقہ دُور تک پھیلا ہُوا تھا جس پر جا بجا دیہات اور لاتعداد گھر تھے۔ ان کے دیکھنے سے یہ تاثر ملتا تھا کہ یہ رہائش گاہیں سکون اور آسودہ حالی کے مسکن ہیں۔ اُس کے ایک طرف اپنائن کے نیلگوں پہاڑ تھے۔ اُونچی اُونچی چوٹیاں گویا برف کی ٹوپیاں پہنے کھڑی تھیں اور دوسری طرف بحیرۂ روم کی بے تاب لہریں بار بار ساحل کے ساتھ ٹکرا رہی تھیں کہ یکایک ایک للکار نے اُسے چونکا دیا۔ اُس نے مڑ کر نگاہ کی اور پرانے لباس میں ایک ضعیف آدمی کو دیکھا۔ جس کی حرکات و سکنات، خصوصاً پھٹی پھٹی نگاہیں اِس امر کی شاہد تھیں کہ وہ نیم پاگل ہے۔ اب وہ شہر کی طرف اشارہ کر کے خوفناک انداز میں پکار اُٹھا "

"بڑا شہر بابل گر پڑا اور شیاطین کا مسکن اور ہر ناپاک رُوح کا اڈہ اور ہر ناپاک اور مکروہ پرندہ کا اڈہ ہو گیا۔

اُس کی بدکاریاں خدا کو یاد آگئی ہیں۔ جیسا اُس نے کیا ویسا ہی تم بھی اُس کے ساتھ کرو اور اُسے اُس کے کاموں کا دوچند بدلہ دو۔ اور جس قدر اُس نے اپنے آپ کو شاندار بنایا اور عیاشی کی تھی اُسی قدر اُس کو عذاب اور غم میں ڈال دو۔

اس لئے اُس پر ایک ہی دن میں آفتیں آئیں گی یعنی موت اور غم اور کال اور وہ آگ میں جلا کر خاک کر دی جائے گی کیونکہ اُس کا انصاف

کرنے والا خداوند قوی ہے..... زمین کے بادشاہ جب اُس کے جلنے کا دھوآں دیکھیں گے تو اُس کے لئے روئیں گے اور چھاتی پیٹیں گے اور اُس کے عذاب کے ڈر سے دُور کھڑے ہُوئے کہیں گے۔

اَے بڑے شہر! اے بابل! اَے مضبوط شہر! افسوس! افسوس گھڑی ہی بھر میں تجھے سزا مِل گئی۔

اور زمین کے سوداگر جو اس کے سبب سے مال دار بن گئے تھے اُس کے عذاب کے خوف سے دُور کھڑے ہُوئے روئیں گے اور غم کریں گے اور کہیں گے:

"افسوس! افسوس! وُہ بڑا شہر جو مہین کتانی اور ارغوانی اور قرمزی کپڑے پہنے ہُوئے اور سونے اور جواہر اور موتیوں سے آراستہ تھا گھڑی ہی بھر میں اُس کی اتنی بڑی دولت برباد ہوگئی۔ اور سب ناخدا اور جہاز کے سب مسافر اور ملّاح اور جتنے سمندر کا کام کرتے ہیں، جب اُس کے جلنے کا دھوآں دیکھیں گے تو دُور کھڑے ہُوئے چلائیں گے اور کہینگے کونسا شہر اِس بڑے شہر کی مانند ہے! اور اپنے سروں پر خاک ڈالینگے اور روتے ہُوئے اور ماتم کرتے ہُوئے چلّا چلّا کر کہیں گے؛

"افسوس! افسوس وہ بڑا شہر جس کی دولت سے سمندر کے سب جہاز والے دولت مند ہوگئے گھڑی ہی بھر میں اُجڑ گیا۔

اَے آسمان اور اَے مقدّسو اور رسولو اور نبیو! اُس پر خوشی کرو کیونکہ خدا نے انصاف کر کے اُس سے تمہارا بدلہ لے لیا۔"

دیکھتے ہی دیکھتے بوڑھے آدمی کے گرد حیرت زدہ لوگوں کا ہجوم اکٹھا ہوگیا۔ لیکن عین اُس وقت جب اُس نے بولنا بند کیا تو چند سپاہی وہاں

پہنچ گئے اور اُنہوں نے فوراً اُسے اپنی حراست میں لے لیا۔ یہ دیکھ کر مارسلّس گہری فکر مندی سے دل ہی دل میں کہہ رہا تھا

"اِس میں شک نہیں کہ یہ کوئی مسیحی ہے اور شدید غم کی وجہ سے اُس کے ہوش ٹھکانے نہیں"

سپاہیوں کے ساتھ جاتے ہُوئے بھی وہ بوڑھا آدمی ہاتھ ہلا ہلا کر اپنے سننے والوں پر لعنت ملامت کرتا جاتا تھا اور بہت سے لوگ اُس کے پیچھے چلّاتے ہُوئے اُس کا مذاق اُڑا رہے تھے۔ پھر رفتہ رفتہ اُن کا شور کم ہوتا چلا گیا۔

مارسلّس نے سوچا "وقت بہت کم ہے۔ بہتر ہے کہ میں یہاں سے چلتا بنوں"

آٹھواں باب

تہ خانوں میں گذرِ اوقات

تہ خانوں میں واپس آنے پر بھائیوں نے مارسلنش کا خوشی کے آنسوؤں کے ساتھ خیر مقدم کیا۔ جلد ہی اُس نے اُنہیں بتایا کہ کس طرح اُس کے لئے بھی اِس جگہ میں قیام کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔ اِسی سلسلے میں اُس نے افسرانِ بالا کے ساتھ اپنی ملاقات کا ذکر کیا۔ اُن سب نے بڑی سنجیدگی سے اُس کے بیان کو سُنا۔ اُنہیں اُس کے ساتھ دلی ہمدردی تھی لیکن وہ اِس امر سے خوش تھے کہ اُسے مسیح کی خاطر دُکھ اُٹھانے کے لائق سمجھا گیا۔

گورستان میں قیام کے ساتھ ہی اُس کی زندگی میں ایک نئے باب کا آغاز ہُوا اور وہ اِس نئے ماحول میں خدا کے عرفان اور سچّائی کے علم میں بڑی سرعت سے ترقی کرنے لگا۔ اس کے ساتھ ساتھ اُس کی دیگر معلومات میں بھی اضافہ ہُوا۔ اُس نے معلوم کیا کہ مسیح کے پیروکار کیسی کیسی مشکلات سے دوچار ہیں۔ دراصل اُن کے درمیان رہائش اختیار کرنے کے بعد ہی گورستان میں گذر بسر کے مسائل کے تمام پہلو کھُل کر اُس کے سامنے آئے۔

پانی کی کوئی کمی نہ تھی کیونکہ یہاں کئی کنوئیں اور چشمے اُن کی ساری ضروریات

کے لئے کافی تھے۔ لیکن اِن کثیر التعداد افراد کی خوراک کا مسئلہ خاصہ سنگین تھا۔ جس کے باعث اُنہیں بالائی شہر کے ساتھ متواتر رابطہ رکھنا پڑتا تھا۔ خوراک کی بہم رسانی رات ہی کو کی جاتی تھی۔ اِس خطرناک مہم پر نکلنے کے لئے بھی بڑے دل گُردے کی ضرورت تھی، تاہم جماعت میں شیر دل دلاوروں کی کمی نہ تھی۔ وہ لوگ رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کرتے تھے۔ بعض اوقات اُن میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہوتے۔ پولیو جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے انہی بچوں میں سے تھا۔ وہ بڑا ہشیار اور حاضر دماغ تھا۔ وہ اکثر اِس مہم پر نکلتا اور کامیاب ہو کر لوٹتا۔ شہر رومؔ کی گنجان آبادی اور آمدورفت کی گہما گہمی اُن کے لئے معاون اور سازگار ثابت ہوتی تھی، لہٰذا اُن کے پاس خوراک کا ذخیرہ عام طور پر تسلّی بخش ہوتا تھا۔ لیکن بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ یہ بہادر جوان اپنی مہم سے کبھی واپس نہ لوٹتے جس کا یقینی مطلب یہی ہوتا کہ اُنہیں گرفتار کر کے موت کے گھاٹ اُتار دیا گیا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ اشیائے خوردنی کے سلسلے میں یہ مہمات بڑی رازداری کے ساتھ ہزار خطرے مول لے کر رات ہی کو سر کی جاتی تھیں۔

ایک اور ناخوشگوار فرض جس کی انجام دہی اُنہیں شب کی تاریکی ہی میں کرنی ہوتی تھی وہ اپنے مُردوں کی تلاش تھی۔ یہ وہ لوگ تھے جنہیں دنگل میں وحشی درندوں کے ذریعے یا آگ سے جلا کر ہلاک کر دیا جاتا تھا اور ان عزیز افراد کی لاشوں کو بڑے خطروں کا سامنا کر کے حاصل کیا جاتا تھا۔

یہ سب اِس لئے تھا کہ قدیم مسیحی اپنے جی اُٹھنے کی پُرجلال اُمید کی وجہ

سے بے تابی سے اُس وقت کے منتظر تھے جب یہ فانی جسم بقا کا جامہ پہنے گا اور مرنے والا جسم حیاتِ ابدی کا۔ لہٰذا اُنہیں ہرگز یہ منظور نہ تھا کہ انسانی جسم جو اِس قدر اعلےٰ اور ارفع انجام کا امیدوار ہو اُس کی کسی طرح بے عزتی کی جائے۔ علاوہ ازیں وہ اِس حقیقت کو بھی پیش نظر رکھتے تھے کہ خدا نے اِسی جسم کو اپنا مسکن بنا کر بہت بلند مقام عطا کیا ہے۔ پس عزیز بھائیوں کی یہ لاشیں آدمیوں کی آنکھ سے اوجھل ہو کر چوری چھپے حاصل کی جاتیں تاکہ تہ خانے میں اُنہیں سپردِ خاک کیا جائے جہاں کوئی گستاخ ہاتھ اُن کے آرام میں مخل نہ ہو، اور وہ تب تک با اطمینان آرام میں رہیں جب پچھلے نرسنگے کے ساتھ اُنہیں خداوند کے حضور حاضر ہونے کا حکم ملے جس کا انتظار ابتدائی کلیسیا کو ہر روز رہتا تھا۔

اِن لاشوں کو حاصل کر کے رشتہ دار اور دوست اُن کے لئے نمازِ جنازہ ادا کرتے۔ دیگر ماتمی رسوم پوری کرنے کے بعد اُنہیں بڑے احترام سے قبر میں اُتارتے جسے مٹی سے پُر کرنے کے بعد اُس پر سنگِ مرمر کی تختی نصب کر دی جاتی جس پر مرحوم کا نام، تاریخ وفات اور دیگر اہم حقائق مندرج ہوتیں۔ اور چونکہ ادھر شہر میں مسیحیوں کی تعداد گوناگوں مشکلات کے باوجود نسل در نسل بڑھتی رہی تھی اور اُن کے مُردے اِس سارے وقت میں یہیں لائے جاتے تھے، اس لئے اس جگہ کو مُردوں کا شہر یا شہرِ خموشاں کہنا بے جا نہیں۔ اُس کی خاموش آبادی نہ ختم ہونے والی قطاروں میں نہ در تہ محوِ آرام اور اُس دن کی منتظر تھی جب مسیح اپنے خون خریدوں کو ایک پل میں ہوائیں اپنے استقبال کے لئے بلائے گا۔

غرض مُردوں کی اِس بڑھتی ہوئی آبادی نے زندوں کو مجبور کر دیا تھا

کہ اپنے رہن سہن کے لئے نئے انتظام کریں۔ مثلاً بہت سی جگہوں میں محرابوں کو ہٹا کر چھت کو اُونچا کر کے کمرے بنائے گئے تھے۔ گو ان میں سے کوئی بھی بہت بڑا کمرہ نہیں تھا تاہم یہ ایسے حصّے تھے جہاں مسیحیوں کی نسبتاً زیادہ بڑی تعداد آسانی سے سانس لے سکتی تھی اور عبادتی اجلاس بلا سکتی تھی۔ وہ اِن ہی حصّوں میں زیادہ بسر اوقات کرتے اور رفاقت کے اجلاس منعقد کرتے تھے۔

مسیحیوں کے مسائل کو بیان کرتے ہوئے اُس دَور کا ذکر کرنا بے جا نہ ہوگا جس میں وہ رہ رہے تھے کیونکہ اُس دَور کی تفصیلات ہی اُن کی صورتِ حال کو واضح کر سکتی ہیں۔ یہ وُہ دَور تھا جب جمہوری نظام کی پرانی خصوصیات ماضی کی داستان بن چکی تھیں اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ آزادی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اُنہیں خیرباد کہہ چکی ہے۔ سلطنت کی تمام کارروائیوں پر بدعنوانی اس طرح مُسلّط تھی کہ کوئی شعبہ اُس سے محفوظ نہ تھا۔ حکومت کو آئے دن سازشوں، غداریوں اور بغاوتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا لیکن عوام خاموشی سے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ وہ اپنے دلاوروں کو دُکھ سہتے اور اپنے بلند کردار شرفاء کو بن موت مرتے دیکھ رہے تھے۔ لیکن یہ سب اُمور کسی کے دل کی دھڑکن کو تیز نہ کرتے۔ نہ اُسے پسیجنے اور رحم کرنے پر مائل کر سکتے بلکہ اُن کی تمام تکالیف اور مصائب اور ہولناک اذیتیں رومی رعایا کے سینوں میں ادنیٰ جذبات ہی کو بیدار کرتی تھیں۔

اُن کے دل پتھر اور اُن کی آنکھوں پہ پردہ پڑ گیا تھا۔ نہ بھولے بچے کی معصومیت، نہ عورت کی پاک دامنی، نہ مردانہ شجاعت، نہ ضعیف العمری

کے سفید بال غرض ایسی کوئی چیز اُن کو مائل بہ کرم نہ کر سکی اور نہ وہ مسیحیوں کے چٹان جیسے ایمان سے متاثر ہوئے۔ وہ تباہی کی اُن کالی گھٹاؤں کو نہ دیکھ سکے جو زوال پذیر سلطنت کی وسعتوں پر ہر طرف چھائی ہوئی تھیں اور نہ وہ اِس حقیقت کو جان سکے کہ اِس تباہ حالی کے غضب سے وہی لوگ اُن کو بچا سکتے ہیں جن کی جان کے وُہ خود درپے ہیں۔

غرض جب مسیح کی سچائی اُس سرزمین میں داخل ہوئی تو اُسے طرح طرح کے دشمن عناصر سے دوچار ہونا پڑا۔ لیکن وہ سب مشکلات پر عبور حاصل کر کے آہستہ آہستہ قدم بڑھاتی رہی جو لوگ اُس کے جھنڈے تلے آئے اُن کی زندگی پھولوں کی سیج نہ تھی بلکہ قدم قدم پر مشکلات سے پٹی پڑی تھی، جس میں انہیں شہرت، دولت اور احباب بلکہ سب کچھ جو انہیں عزیز تھا اُس سے ہاتھ دھونے پڑے۔

وقت گذرتا گیا اور وقت کے ساتھ ساتھ اگر مسیحیوں کی تعداد میں ترقی ہوئی تو دوسری طرف ایذارسانی نے بھی زیادہ شدید صورت اختیار کر لی۔ لوگ انواع واقسام کی بدعنوانیوں پر پہلے سے بھی زیادہ بُری طرح اُتر آئے اور حکومت یقینی طور پر زوال اور ہلاکت کی طرف رو بہ زوال تھی۔

اُس وقت مسیحیوں کی ایذارسانی اپنے عُروج کو پہنچ گئی جس کا مقصد یہ تھا کہ سرزمین روم سے مسیحیت کے نام ونشان کو مٹا دیا جائے۔ اگر کوئی مسیحی حکمِ شاہی کو بجا لانے میں ذرا بھی تامل کرتا تو وہ خوفناک مصائب سے دوچار ہوتا، لیکن مسیحیوں کے نزدیک خدا کا حکم نہ صرف فرمانِ شاہی سے کہیں زیادہ اہمیت رکھتا تھا بلکہ اٹل تھا، لہٰذا جب وہ

اُس کے حق میں ایک دفعہ فیصلہ کر لینے تو پھر دُنیا کی کوئی طاقت اُن کے عزم کو ہلا نہیں سکتی تھی۔ اکثر اوقات ایسا فیصلہ فوری موت کا باعث بن جاتا تھا۔ اور اگر ایسا نہ ہوتا تو اُنہیں شہر بدر ہونا پڑتا جہاں وہ اپنے گھر بار کے آرام و آسائش یہاں تک کہ دن کی روشنی سے بھی محروم ہو جاتے۔

اُن ایام میں تہ خانے ہی ایک ایسی جگہ تھی جس نے مسیحیوں کا خیر مقدم کر کے جائے پناہ مہیا کی۔ اسی جگہ اُن کے آباؤ اجداد کی ہڈیاں دفن تھیں۔ ہاں وہی آباؤ اجداد جو اپنے اپنے وقت میں سچائی کے علمبردار رہے تھے اور اُس کی خاطر ڈٹ کر لڑے تھے۔ اب اُن کے تھکے ماندہ جسم روزِ قیامت مقرب فرشتے کی للکار کے منتظر تھے۔ جب بھی کوئی عزیز اِس دُنیا سے رحلت کرتا وہ اُس کی لاش اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر یہاں لاتے۔ کہیں بیٹا اپنی عمر رسیدہ ماں کی لاش کو لا رہا ہے تو کہیں والدین پُرنم آنکھوں اور کپکپاتے ہاتھوں سے اپنے بچے کو سپردِ خاک کر رہے ہیں۔ اور یہی وہ جگہ تھی جہاں شہیدوں کی ننھی ننھی لاشوں کے بچے کھچے حصّوں کو لایا جاتا تھا جنہیں جنگل میں درندوں نے ٹکڑے ٹکڑے کیا یا آگ سے جلایا یا طویل جانکنی کے بعد صلیب پر ہلاک کیا گیا تھا۔ غرض ہر مسیحی کا کوئی نہ کوئی عزیز یہاں محوِ آرام تھا۔ اِس لیے اُن کے نزدیک یہ جگہ بڑی پاک اور پیاری تھی۔ لہٰذا کچھ عجب نہ تھا کہ انہوں نے پناہ لینے کے لئے اسی جگہ کا انتخاب کیا ہو۔

اُن کی زندگی محفوظ تھی مگر اس کے لیے اُنہیں اپنی صحت کی بھاری قیمت ادا کرنی پڑ رہی تھی۔ تہ خانے کے تنگ و تاریک غاروں میں روشنی کی مدھم سی کرن کا بھی گزر نہ تھا جس کے بغیر انسانی زندگی عبث اور جسم کی